تاریخِ جاپان

قسط نمبر ٦

بحرالکاہل میں جنگی مہمات

سنہ 1942 میں جاپان کو بحرالکاہل میں اپنی طاقت منوانے میں کوئی خاص کامیابی نہ ہوئی ، لیکن اُس کے اتحادی جرمنی نے یورپ اور دوسرے خطوں میں کئی کامیابیاں حاصل کرلی تھیں - جرمن فوجوں نے جون میں لیبیا پر دوبارہ قبضہ کرلیا تھا ، لیکن نومبر میں برطانوی فوجوں نے ایک بار پھر اُنہیں شکست دی - جرمن اور برطانوی فوجوں کے مابین شمالی افریقہ میں بھی جنگ ہورہی تھی کہ اِسی دوران اتحادی افواج نے چڑھائی کردی اور امریکی فوجیں الجیریا میں اُتار دی گئیں - جرمنوں نے سینکڑوں ہزاروں یہودیوں کو وارسا سے Treblinka کے اذیتی کیمپوں میں منتقِل کرنا شروع کردیا - برازیل نے بھی جرمنی اور اٹلی کے خلاف اعلانِ جنگ کردیا تھا - جبکہ بحرالکاہل میں امریکی اور آسٹریلوی افواج نے جنرل ڈگلس میک آرتھر کی زیرِقیادت ، نیو گِنی میں Gona کے مقام پر لڑائی کا آغاز کردیا -

Kokoda ٹریک کی مہم جوئی

اِس سے پہلے ذکر ہوچکا ھے کہ جاپان Port Moresby پر قبضے کا خواہشمند تھا، تاکہ وہاں سے شمال مشرقی آسٹریلیا پر حملہ کرکے بحرالکاہل اور بحر ہند کے مابین روٹ پر کنٹرول حاصل کرسکے - اِس سے پہلے جنگِ Coral Sea میں جاپان قِسمت آزمائی کرچکا تھا لیکن کامیابی حاصل نہ کرسکا اور جنگِ مڈوے نے جاپانی بحریہ کی طاقت کو بڑی حد تک کمزور کردیا تھا - لیکن پھر بھی جاپان اِس علاقے کی اہمیت کے پیش نظر اِسے چھوڑ نہیں سکتا تھا -

اتحادیوں کو بھی اِس بات کا عِلم تھا کہ جاپانی فوج ایک بار پھر جنوبی بحرالکاہل کی جانب پیش قدمی کرسکتی ھے، لہٰذا جنوب مغربی بحرالکاہل خطے کے اعلیٰ اتحادی کمانڈر جنرل Douglas MacArthur کی قیادت میں New Guinea میں عسکری تیاریاں شروع کردی گئیں - اتحادیوں کو اندیشہ تھا کہ جاپان، Rabaul کے اڈے سے جارحیت کرسکتا ھے - یہ بھی معلوم تھا کہ اگر جاپانی افواج Bunda میں اُتریں ، تو Kokoda اور Port Morseby خطرے میں پڑ جائیں گے - ایسے میں Bunda اور Kokoda کا دفاع ضروری ہوگیا تھا -

کوکودا ، بندرگاہ Morseby کے قریب واقع ایک ایسا ٹریک ہے ، جہاں دِن کے وقت زیادہ ترگرمی اور حبس ، جبکہ راتیں ٹھنڈی ھوتی ہیں - سالانہ اوسطاً 5 میٹر یعنی تقریباً 16 فٹ بارش ہوتی ہے اور روزانہ 25 سنٹی میٹر یعنی 10 اِنچ بارش ایک عام سی بات ہے - گھنے جنگلوں کی وجہ سے دشوار گزار چڑھائیاں اور گہری کھائیاں ہیں ، جس کی وجہ سے صرف پیدل ہی سفر کیا جاسکتا ہے - رسد پہنچانا اور وہاں پائے جانے والے بے تحاشہ مچھروں کا مقابلہ کرنا دِل گُردے کا کام سمجھا جاتا ہے - ملیریا ، دستوں کی بیماری ، گیلے کپڑے اور چپچپا جِسم ، زندگی اجیرن کردیتا ہے -

جاپان کا منصوبہ تھا کہ وہ New Guinea اور Solomon Islands کے قبضہ کیے ہوئے علاقے میں ایک بحری اڈہ تعمیر کرے ، جس کے ذریعے امریکہ اور آسٹریلیا کے مابین کسی بھی امداد کو روکا جاسکے - جاپان کی حکمتِ عملی تھی کہ اُس کی جنگل کی سخت تربیت یافتہ فوج ، میجر جنرل Tomitaro Horii کی سرپرستی میں ، Papua کے شمالی ساحل پر واقع Gona اور Buna کے قصبوں کے قریب اُتر کر Kokoda پر قبضہ کرلے گی اور پھر وہاں سے Owen Stanley Range تک پہنچ جائے گی جہاں سے Port Morseby نشانے پر آجائے گی -

دوسرا حملہ Papua کے مشرقی حصے میں Milne Bay سے کیا جائے گا، جہاں جاپانی میرین فوج اُتاری جائے گی ، کیونکہ وہاں پر امریکی اور آسٹریلوی فوجیں 28 جون سنہ 1942 سے ایک ائربیس تعمیر کرنے میں مصروف تھیں - یہی اڈہ ، جاپان کیلئے فضائی اور بحری اڈے کے

طور پر استعمال کرکے میجر جنرل Horii ، جاپانی فضائیہ اور Seaborn فوج کی قیادت کرتے ہوئے Port Morseby پر حملہ کرکے قبضہ کرلے گا -

جاپانیوں کے مقابلے میں آسٹریلوی فوج تعداد میں زیادہ تھی لیکن جنگل کی لڑائی کیلئے تربیت ، جدید اسلحہ اور وسائل کی کمی تھی - 21 جولائی سنہ 1942 کو 1500 سے 2000 تک جاپانی فوج Papua شمال مشرقی ساحل پر اُتر گئی اور Buna ، Gona اور Sanananda کے مقامات پر اپنی تنصیبات کی تعمیر شروع کردی - اگلے روز آسٹریلوی فوج کو جاپانیوں کی آمد کا عِلم ہوگیا اور اِس کی اطلاع جنرل MacArthur اور جنرل Blamey کو دی گئی ، جس پر دشمن کو مصروف کرنے کی ہدایت جاری کی گئیں - رات کو 40 فوجی ، جاپانی فوج پر حملہ کرکے جنگل میں واپس آگئے - اِنہی سلسلہ وار جھڑپوں کے دوران دونوں جانب سے افواج کی مختلف بٹالینز جمع ہوتی گئیں - 29 جولائی 1942 کو علی الصبح ڈھائی بجے 500 جاپانیوں پر مشتمل ایلیٹ فورس نے بھاری مشین گنوں سے مسلح ہوکر آسٹریلوی فوج پر بھرپور حملہ کرکے Kokoda کے رن وے پر قبضہ کرلیا - اِس شکست کے بعد آسٹریلیا نے اپنی نفری بڑھادی -

آسٹریلوی فوج کی39 ویں انفنٹری بٹالین کے کمانڈر ، لیفٹیننٹ کرنل Ralph Honner نے کوکودا کا علاقہ واپس لینے کا فیصلہ کیا ، لیکن دو دِن کی لڑائی میں اُسے کامیابی نصیب نہ ہوئی - 26 اگست تک جاپانی فوج کی تعداد ساڑھے تیرہ ہزار تک پہنچ گئی - اب اُن کا ہدف Port Morseby تھا - اگرچہ جاپانی اور آسڑیلوی فوجوں کے مابین Isurava ، بریگیڈ ہِل ، Ioribaiwa اور Imita میں بھی شدید چھڑپیں ہوئیں، جس میں آسٹریلیا کو سخت جانی نقصان پہنچایا گیا، لیکن طول پکڑتی ہوئی لڑائی جاپان کے حق میں نہیں تھی کیونکہ یوں جنرل Horii کا Port Morseby پر قبضے کا شیڈول متاثر ہورہا تھا -

7 اگست 1942 سے 9 فروری 1943 تک کی مدت میں جنگِ Guadalcanal لڑی گئی - یہ بحرالکاہل میں لڑی گئی شدید جنگوں میں سے ایک تھی جس میں بری ، بحری اور فضائی

افواج نے حصہ لیا، جو جاپان کے خلاف اتحادی افواج کی پہلی جارحیت تھی - 7 اگست سے اتحادی افواج ، جن میں اکثریت امریکیوں کی تھی ، Guadalcanal ، Tulagi اور جنوبی سولومن جزائر کے فلوریڈا (Nggela Sule) پر اُترنا شروع ہوئیں تاکہ امریکہ ، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے مابین رابطے توڑنے کے جاپانی منصوبے کو ناکام بنانے کی بھرپور کوشش کی جائے - اتحادی چاھتے تھے کہ Guadalcanal اور Tulagi کو مرکزی اڈوں کے طور پر استعمال کرتے ہوئے جاپان کے Rabaul اڈے کو ختم کردیا جائے - اِس وقت اتحادیوں کی تعداد، جاپانیوں سے کہیں زیادہ تھی - اتحادیوں نے جاسوسی ذرائع سے معلوم کرلیا تھا کہ جاپانی فوج Henderson کے ہوائی اڈے کو دوبارہ قبضے میں لینے کی تیاری کر رہی ہے - جاپانی فوج نے اپنی قوت بڑھانے کیلئے مزید کُمک طلب کی تو Yamamoto نے 38 انفنٹری ڈویژن سے خوراک ، ایمونیشن اور دیگر ضروری سازوسامان سمیت ، گیارہ ٹرانسپورٹ جہازوں کے ذریعے 7,000 فوجی روانہ کیے -

اتحادیوں اور جاپانی افواج کے مابین 25 ستمبر کی شدید چھڑپوں میں تین ہزار جاپانی فوجی ہلاک ہوئے - اُن کی رسد کی فراہمی بھی متاثر ہورہی تھی اور فوجی مسلسل لڑائی لڑکر تھک گئے تھے -

نومبر1942 کے دوسرے ہفتے سے جاپانی فوج نے اپنے ہدف کو حاصل کرنے کیلئے کئی حملے کیے لیکن وہ ہنڈرسن فیلڈ کو ناقابل استعمال بنانے میں کامیاب نہ ہوسکے کیونکہ اتحادیوں نے فیلڈ کی اہمیت کے پیش نظر اِس کا بھرپوردفاع کیا - اِن جھڑپوں کے دوران دونوں افواج نے ایک دوسرے کے کئی بحری جہاز ڈبوئے، طیارے مار گِرائے اورکئی فوجی ہلاک کردئیے -

جاپانی فوج کیلئے مناسب مقدار میں خوراک کی فراہمی کا مسئلہ مسلسل درپیش تھا اور وہ اتحادی افواج کی تباہ کُن بمباری کی وجہ سے وسطی Solomons میں نئے اڈے تعمیر کرنے میں کامیاب نہ ہوسکے تھے - بالاخر جاپانی بحریہ نے کافی غور و خوض کے بعد 12 دسمبر 1942 کو Guadalcanal کی مہم ترک کرکے واپسی کا فیصلہ کیا اور جنرل Hajime Sugiyama اور

ایڈمرل Osami Nagano نے ذاتی طور پر شہنشاہ Hirohito کو اِس فیصلے سے آگاہ کیا - جاپانی فوج جس علاقے میں برسرِپیکار تھی ، وہ ایک کٹھن اور دشوار گزار علاقہ تھا - کئی سپاہی ، ملیریا اور دست کی بیماری میں مبتلا ہوچکے تھے اور خوراک کی شدید قِلت تھی - بلکہ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ وہ جڑی بوٹیاں اور پتے کھانے پر مجبور ہوگئے تھے -

جاپان اور امریکہ کے مابین سلسلہ وار بحری جنگوں نے دونوں ممالک کے اعصاب کو تھکا دیا تھا - دونوں ملکوں نے بہترین بحری طاقت کا مظاہرہ کیا تھا ، بلکہ یہ کہنا درست ہوگا کہ اُس وقت جاپان کی بحری قوت کا مقابلہ کرنا صرف امریکہ ہی کے بس کا کام تھا - امریکہ کو اندازہ ہوگیا تھا کہ اگر جاپان کو شکست سے دوچار کرنا ہے تو اپنی بحری قوت کو مزید فروغ دینا ہوگا اور اِس مقصد کیلئے فروری سے نومبر 1943 تک کی درمیانی مدت میں بحری قوت بڑھانے پر بھرپور توجہ دی گئی - وسیع پیمانے پر بحری بیڑے اور بحری جنگی جہازوں کی تیاری سے امریکہ کو جاپان پر سبقت حاصل ہوگئی جبکہ جاپانی بحریہ کی کمر خاصی حد تک ٹوٹ ہوچکی تھی -

18 اپریل 1943 کو جاپانی بحریہ کی تاریخ کا ایک المناک واقعہ یہ بھی پیش آیا کہ جب امریکہ نے ایک جاپانی پیغام کو ڈی کوڈ کرتے ہوئے معلوم کرلیا کہ ایڈمرل Yamamoto فضائی پرواز کریں گے - لہٰذا امریکی طیاروں P38 کے ایک چھوٹے گروپ نے اُڑان بھر کر اُس بمبار طیارے کو اپنے گھیرے میں لیا جس میں ایڈمرل Yamamoto سوار تھا - طیارے کو مار گرایا گیا اور یوں بحرالکاہل کا ایک تاریخی جنگجو اِس جہانِ فانی سے رخصت ہوگیا -

ایڈمرل Yamamoto ، 4 اگست 1884 کو ناگااوکا میں پیدا ہوا تھا - اُس نے سنہ 1919 سے 1921 تک ہاورڈ یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی اور سنہ 1925 میں ایک سفارتی مشِن پر امریکہ میں رہ چکا تھا - وہ امریکہ پر حملے کا مخالف تھا تاہم اُسے حکومتی فیصلے کے مطابق پرل ہاربر پر حملے کی منصوبہ بندی کرنی پڑی تھی -

جنوری 1943 سے موسمِ گرما سنہ 1944 کے دوران Normandy میں اتحادیوں کے قدم جمانے

تک کی مدت کو جنگِ عظیم دوئم کا وسطی عرصہ سمجھا جاتا ہے - اب امریکہ اور اُس کے اتحادیوں نے جارحانہ پالیسی اختیار کرلی تھی - امریکی فوج اور فوجی سازوسامان کی ترسیل میں بہت اضافہ ہوچکا تھا - سوویت یونین نے جرمن جارحیت سہنے کے بعد جوابی کاروائیاں شروع کردی تھیں - قوتِ توازن امریکہ اور سویت یونین کے حق میں جارہا تھا - تاہم سویت یونین اور مغربی یورپ کے سروں پرخطرے کی تلوار اب بھی لٹک رہی تھی -

14 جنوری 1943 سے دس روز کیلئے Casablanca کانفرنس منعقد ہوئی ، جہاں برطانوی اور امریکی مندوبین کے مابین یورپ اور بحرالکاہل سے متعلق پالیسی امور پرکئی اختلافات سامنے آئے - امریکہ ، بحرالکاہل میں جاپان کے خلاف کاروائی کی اہمیت پر زور دے رہا تھا ، جبکہ برطانیہ بحریہ روم میں حکمت عملی مرتب کرنے کا خواہاں تھا - امریکہ چاہتا تھا کہ جاپان کے خلاف اپنے حالیہ فتوحات کے بعد اپنے دُشمن پر گرفت مزید مضبوط کرلے -

امریکی جنرل مارشل سمجھتا تھا کہ جاپان کی کسی بھی سرگرمی کا بروقت جواب دینے کیلئے بڑے بحری بیڑے ، مضبوط فضائیہ اور زیادہ قوت کی حامل زمینی فوج کی ہر وقت موجودگی ضروری ہے - اگرچہ جاپان اب دفاعی پوزیشن میں چلا گیا تھا تاہم اُس کے بحری بیڑے سے امریکہ کے مغربی ساحل پر فضائی حملوں کا خدشہ بدستور موجود تھا ، کیونکہ امریکہ کو علم تھا کہ جاپانی ہتھیار ڈالنے کا نظریہ نہیں رکھتے اور وہ آخری شکست تک اپنی جارحیت جاری رکھیں گے -

کاسابلانکا کانفرنس میں اتفاق کیا گیا کہ تمام Axis Powers سے کہا جائے گا کہ وہ غیر مشروط طور پرہتھیار ڈال دیں - اِسی کانفرنس میں سوویت یونین کی سسلی اور اٹلی پر چڑھائی میں مدد دینے پر بھی رضا مندی ظاہر کی گئی -

یورپ میں حالات کچھ یوں بدلتے جارہے تھے کہ 31 جنوری 1943 کو جرمن فوج نے اسٹالن گراڈ میں ہتھیار ڈال دیئے تھے ، کیونکہ نومبر سے جاری محاصرے کی بناء پر بھوک اور غذائی کمی سے اُن کی حالت بگڑ چکی تھی - ایک اندازے کے مطابق ، بھوک اور خراب موسمی حالات

سے 90 ہزار سے زیادہ جرمن فوجی ہلاک ہوچکے تھے - جرمن فیلڈ مارشل von Paulus کے پاس اِس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ بھوک کی شکار اپنی فوج کو ہتھیار پھینک دینے کا کہیں - اُدھر جرمنی پر اتحادیوں کی دِن رات فضائی بمباری جاری تھی - 12 ستمبر 1943 کو اتحادی افواج ، اٹلی میں داخل ہو گئیں -

جنگِ خلیجِ Leyte

اگر اتحادیوں کی جانب سے ایک طرف یورپ میں جنگ تیز ہوچکی تھی تو دوسری طرف مشرقِ بعید میں بھی جاپانیوں اور امریکیوں کے مابین مختلف محاذوں پر جنگ شِدت اختیار کرچکی تھی - امریکی زیرِ قیادت اتحادی فوج اور جاپانیوں کے مابین فلپائن کے جزائر Leyte ، Samar اور Luzon کے آس پاس پانیوں میں ، 23 سے 26 اکتوبر 1944 تک جنگِ Leyte لڑی گئی -

امریکہ نے 20 اکتوبر کو اپنی فوج جزیرہ Leyte پر اِس وجہ سے اُتاردی تاکہ جاپان کو اپنے جنوب مشرقی ایشیاء کے زیرِ قبضہ علاقوں سے منقطع کیا جاسکے اور خصوصاً تیل کی ترسیل روک دی جائے - شاہی جاپانی بحریہ نے اپنے تقریباً تمام بحری جہازوں کو اتحادی افواج کے خلاف برسرِ پیکار کردیا - تاہم وہ فتح حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہوسکے ، کیونکہ امریکہ کے تیسرے اور ساتویں بحری بیڑے نے جاپانی حملوں کو پسپا کردیا تھا - جاپان کو اتنا بھاری نقصان اُٹھانا پڑا کہ وہ دوبارہ متوازی طاقت کا حملہ کرنے کی طاقت نہ دکھا سکا - اُس کے بڑے بحری جہازوں کے پاس تیل کی کمی تھی جس کی وجہ سے وہ بحرالکاہل کی بقیہ جنگوں کے دوران اپنے اڈوں پر ہی رہے -

خلیجِ Leyte میں چار بڑے معرکے ہوئے جن میں Sibuyan Sea، Surigao Straits، Cape Engano اور Samar کی لڑائی شامل ہے - بحرالکاہل مہم کے دوران امریکا اور فلپائن کی

فوجوں نے جاپانی فوج کے خلاف جنگِ Leyte لڑ کر فتح حاصل کی - یہ جنگ ، 17 اکتوبر سے 31 دسمبر تک لڑی گئی جس سے تقریباً 3 سالہ جاپانی قبضے کا خاتمہ ہوگیا - فلپائن ، جاپان کیلئے ربڑ کی فراہمی کا ایک بڑا ذریعہ تھا - اِس کے علاوہ Borneo اور Sumatra کے جانب سمندری گزرگاہوں پر بھی جاپان کا کنٹرول تھا ، جہاں سے اُسے پیٹرولیم کی ترسیل ہوتی تھی - اِس لیے فلپائن پر اپنی گرفت مضبوط رکھنا اُس کیلئے بہت اہمیت کا حامل تھا -

-Leyte پر فوجی چڑھائی کرنے کیلئے امریکی جنرل MacArthur کو بری، بحری اور فضائیہ کا سپریم کمانڈر بنایا گیا - امریکی اور اتحادی افواج ، مشہورِ زمانہ ساتویں بحری بیڑے پر مشتمل تھیں - 701 بحری جہازوں میں سے 157 بحری جنگی جہاز تھے اِس کے علاوہ بری فوج میں مختلف کیولریز اور انفنٹری ڈویژنز شامل تھیں - 17 اکتوبر کو اتحادی افواج نے بارودی سرنگوں کی صفائی شروع کی اور Leyte کے اردگرد مختلف چھوٹے جزائر کی جانب پیش قدمی کا آغاز کیا - 20 اکتوبر کو مسلسل چار گھنٹوں کی بحری گولہ باری کے بعد ، اتحادی ساحلی علاقے میں اُترنا شروع ہوئے اور اِسی دوران جاپانی فوج سے جھڑپیں چھڑ گئیں - کئی شب و روزکی سخت لڑائی میں دونوں اطراف کا بھاری جانی نقصان ہوا - 24 اکتوبر کو گھمسان کی فضائی جنگ ہوئی اور دِن رات کی دوطرفہ بمباری مزید چار روز تک جاری رہی - جاپان نے اپنی قوت بڑھانے کیلئے مزید 34 ہزار فوجیوں اور 10,000 ٹن دیگر سازوسامان کی کُمک سپلائی کی - 8 نومبر 1944 کو طوفان آیا اور موسلادھار بارش ہوئی - تیز جھکڑ چلنے سے درخت جڑوں سے اُکھڑ گئے اور بارش سے مٹی کے تودے گِرنے لگے - لڑائی ، اب ساحل سے پہاڑوں تک پھیل گئی تھی - اگرچہ جاپانی فوج نے اتحادی افواج کی سخت مزاحمت کی اور اِس دوران کئی حملوں کو پسپا کیا ، تاہم 10 دسمبر کو اتحادی افواج Ormoc شہر میں داخل ہوگئیں - جاپانی فوج کی قوت آہستہ آہستہ کمزور ہوتی جارہی تھی - لہذا اُنہوں نے فیصلہ کُن جنگ لڑنے اور اتحادی افواج کو بھرپور نقصان پہنچانے کیلئے

Kamikaze پائلٹوں کے ذریعے خودکُش حملے شروع کیے - اُنہوں نے کئی بحری جہازوں کو تباہ کیا ، جن میں آسٹریلیا کا ایک بحری جہاز HMAS Australia بھی شامل تھا جس میں 30 آسٹریلوی ہلاک اور 64 زخمی ہوئے -

31 جنوری 1945 کو امریکی فوج نے جنوبی Luzon پر اُتر کر منیلا کی جانب پیش قدمی شروع کی -

جاپان پر فضائی حملے

اگر اتحادی ایک جانب فلپائن میں جاپانیوں سے لڑ رہے تھے تو دوسری جانب اُنہوں جاپان پر بھی فضائی بمباری شروع کردی ہوئی تھی - اِن کاروائیوں میں امریکی فضائیہ کے B29 طیاروں کو نہایت کارآمد سمجھا جاتا تھا ، کیونکہ اِس میں 20,000 پونڈ بم لے جانے کی صلاحیت تھی اور یہ 2000 میل تک کا راونڈ ٹریپ طے کرسکتا تھا - اِس طیارے نے جاپان میں اسلحہ فیکٹری پر حملہ کرنے کیلئے پہلی پرواز 15 جون 1944 کو چین سے کی - یہ اپریل 1942 کے Doolittle فضائی حملے کے بعد جاپانی سرزمین پر دوسرا فضائی حملہ تھا ، جو جاپان پر سٹرٹیجیک بمبارمنٹ کی مہم کا باقاعدہ آغاز تھا - Operation Matterhorn کے نام سے حکمت عملی طے کی گئی تھی کہ بھارت اور چین میں موجود اڈوں سے جاپانی سرزمین اور جاپان کے چین اور جنوب مشرقی ایشیاء میں موجود اڈوں کو نشانہ بنایا جائے گا - تاہم بعد میں 1944 کے اواخر میں امریکی طیاروں نے Mariana جزائر سے فضائی حملے شروع کردئیے - امریکیوں کا خیال تھا کہ شمال مغربی بحرالکاہل میں واقع چھوٹے جزیروں سے فضائی بمباری زیادہ آسان اور سود مند رہے گی - اِن میں Saipan ، Tinian اور Guam جزیروں کو خاص اہمیت حاصل تھی - دراصل یہ جزیرے جاپان کے زیرِقبضہ تھے اور مئی 1943 میں امریکی بحریہ کے ایڈمرل Ernest King نے اِنھیں فتح کرنے کی تجویز دی تھی -

وقت گذرنے کے ساتھ امریکی فوج کا یہ احساس مضبوط ہونے لگا کہ B29 طیاروں کیلئے اِن جزیروں پر رن وے کی تعمیر سے حملوں میں آسانی رہے گی - چنانچہ 11 جون 1944 کو اِن جزائر پر مسلسل چار روز تک بحری اور فضائی حملے کیے گئے - ایک اندازے کے مطابق ، کئی ہفتوں تک جاری لڑائی میں 3,000 امریکی جبکہ 24,000 جاپانی ہلاک ہوئے - 23 جولائی تک امریکہ نے تینوں جزائر پر قبضہ کرلیا تھا جہاں Saipan جزیرے پر B29 طیاروں کیلئے فوری طور پر ائرفیلڈ کی تعمیر شروع کی گئی اور 27 اکتوبر 1944 کو اِس مقام سے جاپانی تنصیبات کو نشانہ بنانا شروع کردیا -

اب جاپانی سرزمین کی تباہی کا آغاز ہو چکا تھا - امریکی فضائیہ نے اپنے حربے بدلتے ہوئے وسیع پیمانے پر بربادی کرنے کی حکمت عملی اختیار کرلی ہوئی تھی - تاریخ بتاتی ہے کہ 9 اور 10 مارچ 1945 کی شب 335 امریکی B29 طیارے فضا میں بلند ہوئے ، جن میں 279 طیاروں نے تقریباً 1700 ٹن بم برسائے - اِن میں 14 طیارے لاپتہ ہوئے جبکہ مرنے والوں کی تعداد ایک لاکھ بتائی جاتی ہے ، تاہم بعد میں کیے گئے امریکی سروے میں یہ تعداد 88,000 بتائی گئی ہے - علاوہ ازیں 41 ہزار افراد زخمی جبکہ دس لاکھ سے زیادہ افراد بے گھر ہوئے تھے -

یورپ میں 4 سے 11 فروری 1945 تک Yalta کانفرنس منعقد کی گئی جس میں امریکی صدر فرینکلن رُوزویلٹ ، برطانوی وزیراعظم وِنسٹن چرچل اور سوویت یونین کے سربراہ جوزف اسٹالن نے شرکت کی - گو کہ اِس سربراہ کانفرنس میں زیادہ تر یورپ کے معاملات پر غور کیا گیا ، البتہ اسٹالن نے اتفاق کیا کہ وہ جرمنی کی شکست کے 90 دِن بعد جاپان کے خلاف جنگ میں شریک ہوگا -

اوکیناوا پر قبضہ

امریکہ نے نہ صرف ٹوکیو پر بے دریغ بمباری کی بلکہ کئی دیگر شہروں کو بھی نشانہ بنایا

جہاں فوجی تنصیبات کی تباہی کے ساتھ ساتھ بڑے پیمانے پر عام شہری بھی ہلاک ہوئے - اب امریکی فوج ، جاپانی سرزمین پر اُترنے کی منصوبہ بندی کرنے لگی اور اِس مقصد کیلئے پہلے اوکیناوا کا انتخاب کیا گیا - اوکیناوا ایک جزیرہ ہے جو جاپان کے مین لینڈ سے جنوب میں 340 میل کے فاصلے پر واقع ہے - اتحادی فوجوں نے اِس علاقے پر قبضہ کرکے اِسے جاپان پر بھرپور جارحیت کرنے کیلئے استعمال کرنے کا منصوبہ بنایا تھا -

امریکی افواج نے اُترنے سے پہلے اوکیناوا پر 7 روز تک ہزاروں آرٹلری شیلز اور راکٹ فائر کیے اور بے دریغ فضائی بمبارکی - امریکی فوج نے پہلے Hagushi اور Chatan کے ساحلی علاقوں پرفوج اُتارنے کا فیصلہ کیا - بحرالکاہل کی سب سے خوفناک جنگ چھڑنے کا وقت آن پہنچا تھا- امریکہ نے اپنے اِس مشن کو Iceberg کا نام دیا تھا - حملہ آور امریکیوں کی تعداد ایک لاکھ 83 ہزار تھی جبکہ اپنی سرزمین کی دفاع کیلئے 77,000 جاپانی موجود تھے جن کی قیادت لیفٹیننٹ جنرل Mitsuru Ushijima کر رہا تھا -

یکم اپریل 1945 کو پو پھٹنے سے پہلے جب پہلی بار 60,000 امریکی فوجی اُترے تو اُنہیں کسی قِسم کی مزاحمت کا سامنا نہ کرنا پڑا کیونکہ جاپانی فوج نے مکمل جنگ لڑنے کے بجائے دفاعی حکمت عملی اختیار کی ہوئی تھی - اِس سے پہلے کئی جنگوں میں جاپانی فوج بے دھڑک لڑکر جان و مال اور وقت کا ضیاع کرچکی تھی اِسلئے روایتی حکمت عملی تبدیل کی گئی - جاپانی فوج نے اپنے آپ کو خُفیہ رکھنے کیلئے خندقیں کھودی تھیں - اوکیناوا میں بارش اور بادلوں سے دھند چھائی ہوئی تھی اور دور علاقہ صاف نظر نہیں آرہا تھا -

جاپانی فوج کے خود کُش حملہ آور طیاروں Kamikaze نے 6 اپریل کو 193 طیاروں سے ساحل پر موجود امریکی بحریہ پرجوابی حملہ کیا ، جس میں چھ بحری جہاز ڈوبے ، سات کو شدید اور چار دیگر کو کم نقصان پہنچا - جاپانی فوج نے اتحادی بحری جہازوں پر حملہ کرنے کیلئے Kaiten تارپیڈو بھی تیار کیے تھے - Kaiten کا مطلب ہے ، جنت کا رُخ -

دوسری جانب اتحادی افواج کی قوت کم ہونے کے بجائے بڑھتی جارھی تھی - جاپانی افواج نے

اپنا سب سے بڑے بحری جہاز Yamato ، ایک کروزر اور 8 تباہ کُن بحری جہازوں کو خود کش مِشن پر روانہ کیا - اِس آپریشن کو Ten Go sakusen کا نام دیا گیا تھا اور ایڈمرل Seiichi Ito کو اِس مشن کی کمانڈ دی گئی - فورس کیلئے حُکم تھا کہ وہ پہلے ساحل پر موجود اتحادی بحریہ پر حملہ کرے اور پھر ساحل پر اتری ہوئی امریکی فوج سے پنجہ آزمائی کرے -

اتحادی افواج کسی بھی جاپانی حملے کے خطرے کے پیش نظر بہت چوکس تھیں اور جونہی جاپانی فوج اپنی حدود سے روانہ ہوئی ، اتحادی افواج کی آبدوزوں نے اُسے معلوم کرکے اپنی کمانڈ کو فوری اطلاع دی - اتحادی جنگی طیاروں نے بغیر کوئی وقت ضائع کیے فضائی حملہ کردیا - اِس حملے میں 300 طیاروں نے حصہ لیا اور مسلسل دو دِن بمباری کرکے جاپان کے دُنیا کے بڑے بحری جنگی جہاز کو اوکیناوا پہنچنے سے قبل 7 اپریل 1945 کو ڈبو دیا - اِس حملے میں کروزر Yahagi اور چار دیگر جنگی بحری جہاز بھی تباہ ہوئے - ایک اندازے کے مطابق اِس حملے میں ایڈمرل Ito سمیت جاپانی شاہی بحریہ کے عملے کے 3700 افراد ہلاک ہوئے تھے -

اتحادی افواج نے وسطی اور شمالی جانب سے پیش قدمی شروع کی - جاپانی فوجوں نے مزاحمت شروع کی تو اتحادیوں نے جنوب کی طرف سے بھی اپنی فوجوں کو حرکت دی - کئی روز کی خونریز جھڑپوں کے بعد اتحادی افواج نے شمالی اوکیناوا کے کئی حصوں پر قبضہ کرنے میں کامیابی حاصل کر لی - شمال کے ساتھ ساتھ جنوب کی جانب بھی گمسان کی لڑائی ہورہی تھی اور جاپانی افواج ہرخطے پر سخت مزاحمت کا مظاہرہ کررہی تھیں - ہر طرف مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ ، طیاروں کی گھن گرج اور اور توپوں کے گولوں کی آوازیں گونج رہی تھیں - کہیں کسی کی لاش تو کہیں کوئی زخموں سے چور پڑا تھا - جاپانی فوج اب بھی غاروں اور خندقوں سے اپنی سرزمین پر آئی ہوئی اتحادی فوج پر ، پے در پے حملے کر رہی تھی - 12 اپریل کو جاپانی فوجوں نے امریکی فوج کے پورے فرنٹ پر حملہ کردیا - اب کی

بار جاپانیوں نے منظم انداز میں بھاری حملہ کردیا تھا اور وہ استقامت کا بھرپور مظاہرہ کر رہے تھے - تاریخ بتاتی ہے کہ اِس موقع پر انتہائی سخت دست بدست لڑائی چھڑ چکی تھی - 14 اپریل کو جاپانیوں نے ایک اور بھر پور حملہ کیا جس سے امریکیوں نے اندازہ لگا لیا تھا کہ رات کی تاریکی میں جاپانی حملے اُن کیلئے تباہ کُن ثابت ہورہے ہیں کیونکہ جاپانی فوج نے خوفناک شکل اختیار کرلی ہوئی تھی -

امریکہ کی 27 ویں انفنٹری ڈویژن نے اوکیناوا کے مغربی ساحل سے پیش قدمی شروع کی - امریکی جنرل Hodge نے 9 اپریل کو بھاری ہتھیاروں سے ایک بڑا حملہ کردیا - دوسری جانب بحری جنگی جہازوں، کروزر اور تباہ کُن جہازوں نے اپنی فضائیہ کے ساتھ مل کر جاپانی فوج پر بے تحاشہ گولہ باری کی اور بے دریغ بم برسائے - نیپام بموں ، عام بموں، راکٹوں اور مشین گنوں کے مسلسل حملے سے جاپانی فوج کے حوصلے اب ھچکولے کھانے لگے - اگرچہ اِس دوران جاپانیوں نے ٹینکوں کے ایک بڑے حملے کو ناکام بناتے ہوئے 22 ٹینکوں کو تباہ اور ساڑھے سات سو امریکیوں کو ہلاک کردیا تھا - 4 مئی کو جاپانی فوج نے جنرل Ushijima کے زیرِقیادت ایک اور جوابی حملہ کیا- یہ بحری حملہ ساحل پر موجود امریکی فوج کی پشت پرکیا گیا جس میں 13 ہزار راؤنڈ فائر کیے گئے ، تاہم امریکہ کے بروقت اور موثر جواب سے یہ حملہ ناکام بنادیا گیا -

مئی کے اواخر میں مون سون کی بارشیں شروع ہوئیں جس کی وجہ سے کیچڑ اور پانی نے جنگی کاروائیوں سمیت زخمی فوجیوں کیلئے مہیا کی جانے والی طبی امداد میں رکاوٹیں پیدا کرنا شروع کردیں - سیلاب سے بھرے راستوں سے زخمی فوجیوں کو نکالنا انتہائی مشکل ہوگیا تھا -

جاپانی فوج پر چونکہ یہ حقیقت آشکارا ہورہی تھی کہ اتحادی افواج کے مقابلے میں اُن کی قوت کمزور ہے ، لہذا مارچ ہی میں اوکیناوا میں جاپانی کمانڈ نے اندازہ لگالیا تھا کہ اب Ie Shima ائرفیلڈ اور ملٹری کمپلیکس کا دفاع مشکل ہوتا جارہا ہے - اِسلیے جزیرے پر موجود تمام

ائرفیلڈز کو تباہ کرنے کا حُکم صادر کیا گیا تاکہ اُن کی فوجی تنصیبات دشمن کے ہاتھ نہ آئیں - تاہم ماہِ مئی میں جاپانی فوج نے اپنے فضائی حملے جاری رکھے بلکہ 20 مئی کو 35 جاپانی طیاروں نے بیک وقت حملہ کیا - 27 اور 28 مئی کی شب مطلع صاف تھا اور چاند پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا کہ اِس دوران جاپانی فضائیہ نے 2 اور 4 طیاروں کے گروپوں کی شکل میں 56 بار حملے کیے اور ایک اندازے کے مطابق اِن حملوں میں 150 طیاروں نے حصہ لیا - اِسی رات جاپانی خودکُش ہوابازوں Kamikaze نے 9 امریکی بحری جہازوں کو تباہ کیا - کہا جاتا ہے کہ اوکیناوا کی جنگ میں 896 بار فضائی حملے کیے گئے جس میں تقریباً 4000 جاپانی طیاروں نے حصہ لیا -

جاپانی فوج نے Shuri کے محاذ سے پسپائی کی حکمت عملی اختیار کی کیونکہ Conical Hill کے مشرقی اور جنوبی حصوں پرجاپانی دفاعی پوزیشن کمزور پڑنے سے یہ فیصلہ کرنا تھا کہ یا تو آخری دم تک تمام وسائل کے ساتھ لڑاجائے اور یا پھر انخلاء کیا جائے - جنرل Ushijima نے اِس صورت حال پر غور کرنے کیلئے Shuri قلعے میں اجلاس بلایا جہاں مختلف پہلوؤں پر غور کیا گیا اور آخری فیصلہ یہ تھا کہ جنوب کی جانب انخلاء کیا جائے - یہ انخلاء بہت منظم اور خفیہ انداز میں تھا اور کئی روز تک امریکی فوج اپنے جاسوس طیاروں سے مسلسل نگرانی کے باوجود معلوم نہ کرسکی کہ جاپانی فوج وہاں سے نکل چُکی ہے -

اوکیناوا میں 5 جون کو بارشوں کا سلسلہ تھم گیا تھا - نئے دفاعی علاقے میں Ushijima کو منتقِل ہوئے کئی دِن گزر چکے تھے لیکن اسلحے کی قِلت اور مواصلاتی رابطوں میں پیش آنے والی مشکلات سے فوج کی کارکردگی پر اثر پڑ رہا تھا اور جب وہ اپنی فوج کے ہمراہ Shuri سے منتقل ہورہے تھا تو اُس وقت اُن کے پاس صرف 20 دِن کا راشن موجود تھا - کہتے ہیں کہ انخلاء کے وقت جن زخمی فوجیوں کو ساتھ نہیں لے جایا جاسکا اُنہیں مارفین کا انجیکشن لگا کر خود ہی ہلاک کیا گیا یا اُنہیں وہیں چھوڑ دیا گیا تھا -

-18 جون کی شام جنرل Ushijima نے جاپانی فوج کے وائس چیف آف سٹاف Kawanabe

Torashiro اور 10th ایریا آرمی آن تائیوان کے کمانڈر Ando Rikichi کے نام الوداعی پیغام بھیجا اور پیغام کے آخر میں چند اشعار رقم کیے کہ :

جزیر ے کی سرسبز و شاداب گھاس

جو سو کھی ہے خزاں کے انتظار میں

پھرسے لے جنم

ہمارے معززوطن کی بہاروں میں

اُنہوں نے19 جون کو آخری آرڈر جاری کیا اور اپنی زیرِقیادت تمام یونٹوں کی بہادری اور حوصلے کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ چونکہ اسلحے اور مواصلاتی رابطوں کی انتہائی کمی ہے لہٰذا جو جہاں ہے وہیں پر اپنی حکمت عملی کے مطابق صورت حال کا مقابلہ کرے اور اپنے کسی سینئر افسر کا انتظار نہ کرے - اُنہوں نے حُکم دیا " آخری دم تک لڑو " - اُن کے آخری حُکم میں جاپانی فوج کو ہتھیار ڈالنے کا کوئی حکم نہیں تھا -

اب جاپانی فوج نے بکھر کر گوریلہ جنگ لڑنی شروع کردی تھی - چونکہ اُنہیں اپنے جنرل نے ہتھیار ڈالنے کا حُکم نہیں دیا تھا لہٰذا جاپانی فوج کے سامنے دو راستے تھے کہ یا تو لڑکر مرا جائے یا خودکُشی کرلی جائے - امریکی فوج Shuri پر قبضے کے بعد Naha کے ائر فیلڈ پر بھی کنٹرول حاصل کرچکی تھی اور جنوب کی جانب پیش قدمی کر رہی تھی ، لیکن جاپانی فوج کو پوری طرح سرنِگوں کرنا ابھی بہت دور کی بات تھی - 22جون صبح 3 بجکر 40 منٹ پر لیفٹیننٹ جنرل Ushijima اور جنرل Isamu Cho نے جنوب کی جانب Hill 89 کے نزدیک خود کُشی کرلی ، جِسے hara-kiri کہتے ہیں یعنی باعزت موت مرنا - اِسے seppuku بھی کہتے ہیں - سمورائی جنگجوؤں کیلئے بھی ضروری تھا کہ وہ شکست پر خودکُشی کوترجیح دیں - دوسری جانب امریکی فوج کے لیفٹیننٹ جنرل Simon B Buckner بھی فوجی محاذ پر نگرانی کے دوران جاپانی فوج کے ایک شِل کے پھٹنے سے ہلاک ہوگئے تھے - یہ وہی Buckner تھے ، جنھوں نے Ushijima کو ہتھیار ڈالنے کا پیغام بھیجا تھا - جنگ لڑنے والی فوجوں کے اعلیٰ

جنرل اب اِس دُنیا میں نہیں تھے -

جاپانی فوج کے کرنل Hiromichi Yahara رہ گئے تھے - تاریخ بتاتی ہے کہ Yahara نے بھی خودکشی کی اجازت مانگی تھی لیکن Ushijima نے یہ کہتے ہوئے اجازت نہیں دی کہ اگر تُم بھی نہ رہے تو پھر اوکیناوا کی جنگ کے حقائق بیان کرنے والا کوئی نہیں ہوگا - Yahara کو بعد میں امریکی فوج نے جنگی قیدی بنالیا تھا -

اوکیناوا کی جنگ کا آخری مرحلہ بہت درد ناک رہا اور انسانی ضیاع کے لحاظ سے یہ بحرالکاہل کی سب سے زیادہ تباہ کن جنگ تھی - اِس جزیرے پرانسانی خون کی ایک دردناک تاریخ موجود ہے جہاں امریکی اور جاپانی افواج کے نقصان پر کئی متضاد اعداد و شمار موجود ہیں - کہا جاتا ہے کہ اِس جنگ میں 50 ہزار امریکی اور ایک لاکھ جاپانی فوج اور اوکیناوا کے عام شہری ہلاک ہوئے تھے جبکہ جزیرے پر موجود عمارتوں میں 90 فیصد تباہ ہوگئی تھیں - یہ خوبصورت جزیرہ 82 روزہ جنگ سے دلدل اور مٹی کے ڈھیر میں تبدیل ہوگیا تھا - خوبصورت جنگل و پہاڑ اور ندیاں اب انسانی بربریت کی عکاس بن چکی تھیں - کچھ فوجی مورخین کا خیال ہے کہ اوکیناوا کی سخت جنگ ، ہیروشیما اور ناگا ساکی پر ایٹمی حملے کا سبب بنی -

جاپان میں اب بھی یہ بات متنازعہ ہے کہ اوکیناوا کی جنگ میں جاپانی فوج نے مقامی باشندوں کو حُکم دیا تھا کہ وہ خودکشیاں کریں تاکہ وہ امریکی قیدی بننے سے بچ جائیں - اوکیناوا پریفیکچرل امن یاد گار عجائب گھر میں بہت ایسی نشانیاں موجود ہیں جو اُس وقت کے افسوسناک لمحات کی کہانی بیان کرتی ہیں -

(جاری)